روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 20/اگست 2010ء 9رمضان 1431 ہجری 20 ظہور 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 175

ماہ خیروبرکت

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے جو خیروبرکت کا مہینہ ہے۔

(کشف الخفاء جلد1صفحہ 46حدیث نمبر:93)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں مگر **عدة من ایام اخر** کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔

سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔ (الحکم 31جنوری 1899ء ص 7،ملفوظات جلد پنجم ص 321)

میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر وسفر کے مسائل پر عمل کرے **انما الاعمال بالنیات** ۔بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بنا دقت پر نہیں ہے جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔

(الحکم 17فروری 1901ء ص 13)

اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے۔ کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے **من کان منکم مریضاً** ....اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔ (الحکم 31جنوری 1907ء ص14،ملفوظات جلد پنجم ص 67)

من کان منکم مریضاً...........اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جا سکتا۔

(مکتوبات جلد پنجم نمبر پنجم ص 81 (مکتوب 30/2 بنام حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب)

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔ (بدر 17/ اکتوبر 1907ء ص 7، ملفوظات جلد پنجم ص 320)

منکم کا لفظ قرآن کریم میں قریباً بیاسی 82 جگہ آیا ہے اور بجز دو یا تین جگہ کے جہاں کوئی خاص قرینہ قائم کیا گیا ہے باقی تمام مواضع میں **منکم** کے خطاب سے وہ تمام...........مراد ہیں جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے........... **فمن کان منکم مریضاً** .... یعنی جو تم میں سے مریض یا سفر پر ہو تو اتنے ہی روزے اور رکھ لے۔ اب سوچو کہ کیا یہ حکم صحابہ سے خاص تھا یا اس میں اور بھی...........جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے شامل ہیں۔

(شہادت القران ،روحانی خزائن جلد 6 ص 331)

سوال پیش ہوا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشت کاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے ہی مزدوروں

مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

احباب جماعت کو یہ افسوسناک اطلاع دی جا چکی ہے کہ مکرم ڈاکٹر نجم الحسن صاحب چائلڈ سپیشلسٹ ابن مکرم فخر الحسن صاحب آف اورنگی ٹاؤن کراچی کو 16 اور 17/اگست 2010ء کی درمیانی شب تقریباً سوا بارہ بجے بعمر 39 سال فائرنگ کرکے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف 1971ء میں ڈھاکہ بنگلہ دیش میں پیدا ہوئے۔ آپ نے میٹرک 1987ء میں اورنگی ٹاؤن کراچی، ایف ایس سی پری میڈیکل 1989ء میں کراچی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ سے اور ایم بی بی ایس سندھ میڈیکل کالج کراچی سے کیا۔ جناح میڈیکل یونیورسٹی ہسپتال میں آپ نے ہاؤس جاب کی۔ اس کے بعد بطور RMO سروس کی اور ساتھ ساتھ مزید تعلیم بھی حاصل کرتے رہے۔ 1999ء میں FCPS مکمل کرنے کے بعد تا وقت وفات ڈاؤ میڈیکل یونیورسٹی آف سائنسز میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر خدمات بجا لا رہے تھے۔ مرحوم کچھ عرصہ میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کے عہدے پر ترقی پانے والے تھے۔ مرحوم اورنگی ٹاؤن میں طویل عرصہ سے اپنا پرائیویٹ کلینک چلا رہے تھے۔ وقوعہ کے روز مکرم ڈاکٹر صاحب کلینک بند کرکے گھر جانے کے لئے گاڑی میں سوار ہوئے ہی تھے کہ واقعہ پیش آگیا۔

باقی صفحہ 8 پر

درخواست دعا

مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد داؤد صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی کو یکم اگست 2010ء کو گلشن مہران کراچی سے اغوا کیا گیا آپ تا حال بازیاب نہیں ہوئے۔ احباب جماعت سے ان کی بازیابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 585

روحانی انجینئرنگ کالج سے فیضیاب ہونے والوں سے اہم خطاب

سیدنا حضرت مصلح موعود نے دوسری جنگ عظیم کے دوران 25/اپریل 1943ء کو ارشاد فرمایا:

''خداتعالیٰ ان دنیوی عمارتوں کو گرا رہا ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ وہ یکدم سب عمارتوں کو گرائے۔ ان کو آہستہ آہستہ گرا رہا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جن کے سپرد اس عمارت کی نئی تعمیر ہے۔ وہ خداتعالیٰ کے انجینئرنگ کالج میں اس وقت پڑھ رہے ہیں اور ابھی اپنی تعلیم سے فارغ نہیں ہوئے۔ پس اگر آج تمام عمارتیں یکدم گر جائیں۔ تو چونکہ وہ لوگ جنہوں نے نئی عمارتیں کھڑی کرنی ہیں ابھی اپنی تعلیم کی تکمیل نہیں کر سکے۔ اس لئے خلا رہ جائے گا۔ اسی وجہ سے خداتعالیٰ آہستہ آہستہ ان دیواروں اور مکانات کو گرا رہا ہے۔ آج ایک دیوار کو گراتا ہے تو کل دوسری دیوار کو گرا دیتا ہے۔ آج ایک چھت اڑاتا ہے تو کل دوسری چھت کو اڑا دیتا ہے آج ایک کمرہ کو گراتا ہے تو کل دوسرے کمرے کو گرا دیتا ہے۔ اسی طرح وہ آہستہ آہستہ اور قدم بقدم دنیا کی تمام عمارتوں ۔ دنیا کے تمام مکانوں اور دنیا کے تمام سامانوں کو گرا رہا مٹا رہا اور تباہ و برد کر رہا ہے اور اس کا منشاء یہ ہے کہ وہ اس وقت تک ان عمارتوں کو مکمل طور پر برباد نہ کرے۔ جب تک خداتعالیٰ کے کالج میں جو لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ وہ اس کالج سے تعلیم حاصل کر کے فارغ نہ ہو جائیں اور ان پر قبضہ کرنے کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔ پس یہ رستہ ہے۔ جو خداتعالیٰ کی طرف سے ہماری جماعت کی ترقی کے لئے کھولا گیا ہے۔ یہ تغیر ایک دن ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مگر آہستگی سے اس لئے ہو رہا ہے۔ تا کہ وہ لوگ جنہوں نے اس پر قبضہ کرنا ہے پوری طرح تیار ہو جائیں اور خداتعالیٰ کے کالج میں تعلیم حاصل کر لیں۔ خداتعالیٰ کا قاعدہ ہے کہ اس کے مطابق دنیا کے گوشہ گوشہ سے آوازیں اٹھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں سب سے پہلے انقلاب کا لفظ استعمال ہوا اور جب ہم نے یہ کہنا شروع کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ دنیا میں انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ ہر ملک اور علاقہ سے انقلاب انقلاب کی آوازیں اٹھنی شروع ہو گئیں۔ یورپ بھی آج نیو آرڈر کے لئے بیتاب ہو رہا ہے اور باقی دنیا کے لوگ بھی خواہ وہ مشرقی ہوں یا مغربی انقلاب کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ پس یہ آواز جو آج دنیا کے گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ سے اٹھ رہی ہے۔ یہ بھی بتاتی ہے کہ آئندہ دنیا میں کوئی بہت بڑا انقلاب پیدا ہونے والا ہے اور چونکہ یہ انقلاب (دین) نے ہی پیدا کرنا ہے۔ اس لئے جب تک دوست (دینی) تعلیم کو سمجھ کر اس پر عمل نہیں کرتے۔ وہ اس انقلاب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔''

پھر نظام نو کی تعمیر کی جلالی پیشگوئی فرمائی کہ

''میں نے پہلے بھی بارہا کہا ہے اور اب پھر بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ دنیا میں مغربیت نے کافی حکومت کر لی۔ اب خداتعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ وہ مغربیت کو کچل کر رکھ دے۔ جو لوگ ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مغربیت کا مقابلہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پردہ قائم رہتا ہوا نظر نہیں آتا۔ مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو کس طرح روکا جا سکتا ہے۔ یہ چیزیں ضروری ہیں اور اگر ہم ان امور میں مغربیت کی پیروی نہ کریں۔ تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ لوگ یاد رکھیں کہ وہ اپنے ان افعال سے (۔) احمدیت کی کامیابی کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ یہ چیزیں مٹنے والی ہیں۔ مٹ رہی ہیں اور مٹ جائیں گی۔ ابھی تم میں سے کئی لوگ زندہ ہوں گے۔ کہ تم مغربیت کے در و دیوار اور اس کی چھتوں کو گرتا ہوا دیکھو گے اور مغربیت کے ان کھنڈرات پر (۔) کے محلات کی نئی تعمیر مشاہدہ کرو گے۔ یہ کسی انسان کی باتیں نہیں بلکہ زمین و آسمان کے خدا کا فیصلہ ہے اور کوئی نہیں جو اس فیصلہ کو بدل سکے''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1943ء صفحہ 148 تا 151)

لڑکے کے والدین کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

'' تقریباً 30-40 فیصد معاملات کو دونوں طرف کے سسرال بگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس میں بھی لڑکی کے ماں باپ کم ذمہ دار ہوتے ہیں اور لڑکے کے ماں باپ اپنی ملکیت کا حق جتانے کی وجہ سے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جس سے پھر لڑکیاں ناراض ہو کر گھر چلی جاتی ہیں۔ یہ بھی غلط طریقہ ہے، لڑکے کا کام ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے لیکن بیویوں کو بھی ان کا حق دے۔ جب ایسی صورت ہوگی تو پھر بیویاں عموماً خاوند کے ماں باپ کی بہت خدمت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسی بھی بہت ساری مثالیں ہیں کہ ساس سسر کو اپنے بچوں سے زیادہ اپنی بہوؤں پر اعتماد ہوتا ہے''۔

(خطبہ جمعہ 10/نومبر 2006ء، الفضل 3 جنوری 2007ء)

اک جان تھی سو وار دی نام خدا پر

مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ کی یاد میں

یہ خون کے چھینٹے تری معصوم جبیں پر
رُخسار پہ بہتے ہوئے خون کے دھارے
ہونٹوں سے چھلکتا ہوا اندازِ تبسم
عارض پہ بکھرتے ہوئے چاند ستارے

جو کچھ تھا لُٹایا سرِ دارِ تمنا
اک جان تھی سو وار دی نام خدا پر
یہ رُتبہ شہادت کا یہ اعزاز مبارک
دیتا ہوں دعائیں تمہیں اشک بہا کر

وہ روز مبارک تھا وہ مقبول گھڑی تھی
تو عشق میں ڈوبا ہوا آیا سرِ منبر
دل میں لئے جزبۂ شوقِ شہادت
اک نعرۂ تکبیر لگایا سرِ منبر

پیوست ہوئیں گولیاں سینے میں تمہارے
اور فرش پہ بہنے لگا خون کا ساگر
کرتے ہوئے تلقین دعاؤں کی برابر
رخصت ہوا کس شان سے تو فرض نبھا کر

تو کھیل گیا جان پہ قاتل کو سنا کر
''میں لایا ہوں دار اپنی کو کاندھوں پہ اٹھا کر
ہے تم کو بہت آج گھمنڈ اپنی جفا پر
مجھ کو بھی بھروسا ہے مگر اپنے خدا پر''

اس عہد پہ جو دستِ مسیحا پہ کیا تھا
قائم رہا، آنچ نہ آنے دی وفا پر
تا عمر نبھایا اسے سینے سے لگا کر
کیوں ناز فرشتے نہ کریں ایسی ادا پر

گلشن کے ہر اک پھول میں اُترا ہے ترا عکس
لکھا گیا نام ترا دستِ صبا پر
کچھ اور درخشاں ہوئی رنگینی شفق کی
اک صبح فروزاں ہوئی تیری قبا پر

تو مر کے بھی زندہ رہا، زندۂ جاوید
چرچا تیرا اب حلقہ یاراں میں رہے گا
وہ تُو نے جلایا جسے اپنے لہو سے
فانوس یہ اب بزم نگاراں میں رہے گا

ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیرؔ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی

رمضان کی اہمیت، مسائل اور فضائل و برکات

خوشا نصیب کہ ایک دفعہ پھر ہماری زندگی میں برکتوں اور رحمتوں والے مہینہ رمضان کی آمد آمد ہے، ہاں! روحانیت کا وہی موسم بہار کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جس کی خاطر اپنے مولیٰ کے حضور دعا گو رہتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے رجب اور شعبان میں برکت ڈال ہمیں رمضان تک پہنچا یعنی کہیں رمضان سے پہلے بلاوا نہ آجائے۔ کیا خبر کہ کونسا رمضان مغفرت کا ذریعہ ہوجائے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا "کیا ہی بدنصیب ہے وہ شخص جس نے رمضان پایا اور بخشا نہ گیا"۔

(کنز العمال جلد 7 ص 79)

روزہ کی فرضیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی سورۃ البقرہ آیات 184, 185 میں روزوں کے احکام بیان فرمائے ہیں۔ روزہ کے لئے عربی میں "صوم" کا لفظ ہے جس کے معنی امساک یعنی رکنے کے ہیں۔ دینی اصطلاح میں روزہ سے مراد طلوع فجر یعنی پَو پھٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور میاں بیوی کے مخصوص تعلقات سے رکنا ہے بشرطیکہ یہ عبادت کی نیت سے ہو۔

دنیا کے تمام بڑے مذاہب میں لفظ روزہ مختلف شکلوں میں پایا جاتا ہے۔ دینی تاریخ کے مطابق رمضان کے مہینہ میں روزے ہجرت نبویؐ کے دوسرے سال فرض ہوئے۔ اس سے قبل یہودیوں کے روزہ میں سحری نہیں تھی بلکہ آٹھ پہرے روزے کا دستور تھا۔ دین میں سحری کھانے کا حکم ہوا جس کا وقت آدھی رات کے بعد سے فجر کے طلوع ہونے تک ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب یعنی یہود کے روزہ میں فرق سحری کا کھانا ہے۔ (مسلم کتاب الصوم)

دراصل دینی احکام کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ محض اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر خدا کو خوش نہیں کیا جاسکتا۔ پس سحری کا حکم جہاں سہولت کا ذریعہ ہے وہاں عبادت اور برکت کی خاطر بھی ضروری ہے۔ سحر و افطار کے اوقات طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کی پابندی کے ساتھ سحری میں تاخیر اور افطاری میں جلدی پسندیدہ ہے۔ اس میں بھی سہولت مدنظر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سب سے پیارے بندے وہ ہیں جو نسبتاً زیادہ جلدی افطاری کرتے ہیں۔ (ترمذی ابواب الصوم)

رمضان کی برکات حاصل کرنے کے لئے ایک مومن کو طبعاً اس مہینہ کا اشتیاق سے انتظار ہونا چاہئے۔ پہلی رمضان سے چاند نظر آجانے پر رمضان کے روزے شروع کرنے چاہئیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ "رمضان کے چاند کے انتظار میں شعبان کے دن گنا کرو"۔ (ترمذی ابواب الصوم)

روزہ کی فلاسفی

روزہ کی فلاسفی قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے کہ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ:182) یعنی تم جسمانی، اخلاقی اور روحانی ہر قسم کی کمزوریوں اور بیماریوں سے بچو۔ رسول کریمؐ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ روزہ انسان کو ہر قسم کی برائیوں سے بچانے کے لئے بطور ڈھال کے ہے۔ (ترمذی ابواب الصوم)

جو انسان روزہ کی مکمل حفاظت کرتا اور پوری شرائط سے یہ عبادت بجالاتا ہے تو یہی روزہ اس کے روحانی دشمن شیطان کے مقابل پر ایک ڈھال بن جاتا ہے۔ یہ ڈھال روزہ دار کے پاس موجود ہوتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ اسے استعمال کرے۔ اس کا طریق حدیث میں یہ بتایا ہے کہ کسی برائی کے خیال، جہالت کی بات یا لڑائی کے وقت روزہ کی ڈھال کو کام میں لاؤ اور ہمت وعزم سے کہو کہ میں اس برائی میں ملوث نہ ہوں گا اور اس لڑائی اور گالی گلوچ سے کنارہ کش رہوں گا کیونکہ میں روزہ دار ہوں۔ (مسلم ابواب الصیام)

اگر اس طور پر انسان یہ ڈھال استعمال کرے تو روزہ اسے نہ صرف دنیا کی ہلاکتوں، جسمانی، اخلاقی اور روحانی حملوں سے محفوظ رکھتا ہے بلکہ انسان کے لئے ہمیشہ کی مستقل ڈھال بن جاتا ہے۔ کتنی مبارک اور قیمتی ہے یہ ڈھال جو ہر ایک کو نصیب ہوجائے تو معاشرہ کتنا پاک صاف ہوجائے اور اگر یہ ڈھال میسر نہیں تو انسان کو روزے سے بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو (روزہ دار) جھوٹی بات اور غلط کام نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یہ پر حکمت تحریک فرمایا کرتے تھے کہ ہر رمضان المبارک میں انسان کو کوئی ایک برائی بہرحال چھوڑنے کا عہد کرنا چاہئے۔ بلا شبہ رمضان کے بابرکت مہینہ میں کسی برائی کو چھوڑنا باقی دنوں کی نسبت زیادہ آسان ہوتا ہے اور رمضان اس میں بہت ممد ہوتا ہے۔ چاہئے کہ انسان دعا سے اس عہد کو مزید پختہ کرے۔ روزہ کی دوسری حکمت ضرورت مند بھائیوں کی ضرورت کا احساس بیدار کرنا ہے۔ روزہ کی حالت میں خود بھوک برداشت کرنے، روزہ نہ رکھنے کی صورت میں مسکین کو کھانا کھلانے یا فدیہ رمضان ادا کرنے سے ہمدردی اور باہمی محبت کا جذبہ ترقی کرتا ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے تمام قسم کی تباہیاں اسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہوجائے کہ ان کی چیزیں انہی کی ہیں دوسروں کا ان میں کوئی حق نہیں ۔۔۔ دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے"۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 376,375)

رمضان کی ایک اور حکمت یہ بھی ہے کہ روزہ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے اس کی ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی ظاہری و باطنی زکوٰۃ اور پاکیزگی کا ذریعہ روزہ ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم)

اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ صُوْمُوْا تَصِحُّوا۔ تم روزے رکھا کرو صحت مند رہو گے۔

(جامع الصغیر للسیوطی)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

روزے کئی قسم کی امراض سے نجات دلانے کا موجب بن جاتے ہیں۔ آج کل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہوجاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم ص 375)

فضائل رمضان

رسول اللہؐ کے زمانے میں رمضان کی آمد تھی ایک شام قبل جب شعبان کی آخری تاریخ تھی، آپؐ نے اپنے صحابہ کو اس بابرکت مہینہ کے لئے تیار کرنے کی خاطر اس کی عظمت وشان بیان فرمائی، اس کی تفصیل حضرت سلمان فارسیؓ نے یوں روایت کی ہے، آپؐ نے فرمایا:۔ اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت (اور شان) والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو (ثواب وفضیلت کے لحاظ سے) ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے ستر فرض کے برابر ثواب ملے گا اور یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی وغمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے۔ اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو یہ ایسا مہینہ ہے جس کا آغاز (نزول) رحمت ہے اور جس کی بہترین (چیز) مغفرت ہے۔ اور جس کا انجام آگ سے آزادی ہے۔ اور جو شخص اس مہینے میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی بخش دیتا اور اسے آگ سے آزاد کردیتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان حدیث 3608)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور آگ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا۔ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور کوئی ایک بھی بند نہیں رہتا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے! آ اور آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے! رک جا اور اللہ کے لئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں۔ رمضان کی ہر رات کو ایسا ہوتا ہے۔

(ترمذی ابواب الصوم)

جنت کے دروازے کھلنے سے مراد یہ ہے کہ رمضان میں مومنوں کو ایسے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے جو ان کو جنت میں لے جانے والے ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ مہینہ عابدوں کے لئے جنت کے دروازے کھولنے کا موجب ہوا۔ اسی طرح جہنم کے دروازوں کے بند ہوجانے سے مراد یہ ہے کہ مومنوں کو ان کاموں سے اجتناب کرنے کی توفیق ملتی ہے جو جہنم میں لے جانے والے ہیں کیونکہ روزہ دار بڑے گناہوں سے تو بچتا ہی ہے اور چھوٹے گناہ ویسے معاف کردئے جاتے ہیں۔ پس اصل چیز رمضان کو اپنے وجود میں داخل کرنے اور اس کے احکام بجالانا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی اور دوزخ کے دروازے ایسے شخص پر بند ہوجاتے ہیں اور خدا کی رضا کی جنتوں کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور اس کی عبادات کو احسن رنگ میں قبول کیا جاتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک انسان کے گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ (کنوز الحقائق)

یعنی اگر انسان سچے دل اور تقویٰ سے رمضان کی عبادات بجالائے تو رمضان ایسے پاکیزہ اثرات اور نیک عادات پیدا کرجاتا ہے جو گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ ہوجاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود ماہ رمضان کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شَهْرُ رَمَضَانَ ...... سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہوجائے اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے"۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 256)

بیمار اور مسافر کے لئے رخصت

قرآن شریف میں مریض اور مسافر کو بیماری یا

سفر میں روزوں کی رخصت دے کر سال کے دوسرے دنوں میں ناغہ شدہ روزے مکمل کرنے کی ہدایت ہے۔ (البقرہ:183) حضرت مسیح موعود نے اس سلسلہ میں کیا خوبصورت راہنمائی فرمائی ہے:۔ ''اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہوجائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہ جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا''۔

(ملفوظات جلد چہارم ص228)

بسا اوقات بیماری میں روزہ رکھنے یا اس کے بہانہ سے ناغہ کرنے میں افراط وتفریط سے کام لیا جاتا ہے۔ دونوں لحاظ سے اعتدال ضروری ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

روزہ کے بارہ میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے اور جہاں اس کے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے۔ پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہئے کہ جان تک چلی جائے اور نہ اتنی نرمی کرنی چاہئے کہ شریعت کے احکام کی ہتک ہو اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہوجاتا ہے۔ مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں صرف اس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے جس میں ڈاکٹر روزہ رکھنے سے منع کرے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص386)

سفر میں روزہ کے متعلق احادیث سے پتا چلتا ہے کہ روزے فرض ہونے کے بعد ابتدائی زمانہ میں رسول کریمؐ اور صحابہ سفر میں روزہ رکھ لیتے۔ 8ھ میں فتح مکہ تک یہی صورت تھی۔ حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرتؐ سفر فتح مکہ میں کدید مقام تک روزے رکھتے رہے۔ اس کے بعد روزے نہیں رکھے اور صحابہؓ رسول اللہ ﷺ کی آخری سنت کو ہی قابل عمل قرار دیتے تھے۔ (مسلم کتاب الصیام) اس کے بعد آنحضرتؐ نے یہ مضمون مزید واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نیکی کی بات نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔ تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی اس رخصت سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے جو اس نے تم کو عطا کی ہے۔ پس اس رخصت کو قبول کرو۔ آنحضرتؐ خود مسافر کا روزہ کھلوا دیا کرتے تھے حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر سے واپسی پر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کا انتظار کرو۔ میں نے کہا حضور! مجھے روزہ ہے۔ آپؐ نے ازراہ محبت فرمایا ادھر میرے قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی اسے معاف کی ہے۔ (نسائی کتاب الصوم) ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جس شخص کے پاس سواری ہو جو اسے ایسے ٹھکانے پر پہنچا دے جہاں وہ سیر ہوکر کھانا کھاسکے تو وہ جہاں اور جس حالت میں بھی رمضان کا مہینہ پائے اس کے روزے رکھے۔ (ابوداؤد کتاب الصوم)

آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود وخلفاء سلسلہ کی روشنی میں مجلس افتاء کی حسب ذیل سفارش حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے منظور فرمائی:۔

(1) حضرت مسیح موعود نے بیماری اور سفر میں روزہ رکھنے کو حکم عدولی قرار دیا ہے۔ حضور کا یہ فیصلہ حکم قرآنی پر مبنی ہے اور احادیث نبویہ کے مجموعی مفہوم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے سفر کی حالت میں رمضان میں روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا ہے۔ جن احادیث سے رخصت معلوم ہوتی ہے وہ ان سے پہلے کی ہیں۔ (2) حضرت مسیح موعود نے باہر سے آنے والے احمدیوں کے لئے قادیان کو وطن ثانی قرار دیا ہے اس لئے وہ وہاں قیام کے دوران میں روزہ رکھ سکتے ہیں اور اگر نہ رکھیں تب بھی جائز ہے۔

(3) وطن ثانی کی طرف سفر بھی سفر ہی ہے اس لئے روزہ رکھنا جائز نہیں۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا تعامل اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے افطاری کے وقت سے پہلے قادیان آنے والے روزہ داروں کا روزہ کھلوا دیا تھا۔ (4) نفلی روزہ سفر کی حالت میں جائز ہے۔ (5) وہ تمام لوگ جن کی ڈیوٹی ہی سفر سے متعلق ہو۔ جیسے ریلوے گارڈ۔ ڈرائیور۔ پائلٹ۔ سفری ایجنٹ۔ دیہاتی ہرکارے وغیرہ مقیم کے حکم میں ہوں گے اور رمضان کے روزے رکھیں گے۔ مزید برآں سفر میں روزہ کی چار صورتیں ہوسکتی ہیں ان میں حسب ذیل طریق اختیار کیا جاسکتا ہے:۔ (1) سحری کے بعد گھر سے سفر شروع ہو اور افطاری سے پہلے ختم ہونے کا ظن غالب ہو تو وہ روزہ رکھا جاسکتا ہے کیونکہ یہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں اور روزہ میں ایسا معمولی سفر کیا جاسکے تو حرج نہیں۔ (2) اگر سفر جاری ہے پیدل یا سواری پر روزہ نہ رکھے۔ (3) سفر میں دن بھر کسی جگہ قیام ہے تو روزہ رکھا جاسکتا ہے یعنی رکھنے اور نہ رکھنے دونوں کی اجازت ہے۔ (4) کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہو تو وہاں سحری کا انتظام کیا جائے اور روزہ رکھا جائے۔

(الفضل 14 جنوری 1966)

نقض صوم کا کفارہ اور فوت شدہ روزوں کی قضا

ایک عاقل و بالغ شخص جس پر روزہ فرض ہے کسی حقیقی عذر کے بغیر جان بوجھ کر فرض روزہ توڑتا ہے تو احترام روزہ کی مناسبت سے اس کا کوئی کفارہ ہونا چاہئے۔ چنانچہ ایسے شخص کے لئے یہ کفارہ مقرر ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر صحت روزے رکھنے کی بھی اجازت نہ دیتی ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ فرض روزہ توڑنے کا یہ کفارہ ایسی صورت میں ہے جب انسان بغیر کسی عذر اور مجبوری کے جان بوجھ کر روزہ توڑ دے۔ لیکن اگر کسی حقیقی عذر سے روزہ کھولنا پڑا تو اس روزہ کی قضاء ضروری ہے اس کے بدلے ایک روزہ رکھ لیا جائے۔ کفارہ ضروری نہیں۔ جو مسافر یا مریض رمضان میں روزہ نہ رکھ سکے وہ سال کے دوران اگلے رمضان تک کسی وقت بھی روزے پورے کرنے مناسب ہیں کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں اور نامعلوم آئندہ رمضان میں اور روزوں کا قرض سر چڑھ جائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے رمضان کے جو روزے بوجہ عذر رہ گئے ہوئے تھے میں شعبان میں ادا کرلیا کرتی تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ ان ایام میں زیادہ روزے رکھتے تھے۔ یہ بھی ضروری نہیں کہ قضا کے روزے مسلسل رکھے جائیں بلکہ جیسے توفیق ملے وقفہ وقفہ سے بھی یہ روزے رکھے جاسکتے ہیں۔ (بخاری کتاب الصوم)

برکات رمضان

حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ اور اس کے اجر وثواب کا تعلق بھی میری ذات سے ہے اور اس کا اجر بے حد وحساب ہے جو میں ہی جانتا ہوں اس لئے میں خود یعنی بغیر کسی واسطہ کے اس کی جزا اپنے بندہ کو دوں گا۔ (بخاری کتاب الصوم) ایک حدیث میں ہے کہ بغیر کسی ریاء کے روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کی جزا بن جاتا ہوں۔

(جامع الصغیر للسیوطی)

روزہ کی برکات بیان کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہتے ہیں (جس کے معنی ہیں بہت سیراب کرنے والا) اس میں سے روزہ دار قیامت کے دن جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوسکے گا۔ اس دن اعلان ہوگا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ تب روزہ دار کھڑے ہوں گے اور اس دروازے سے ان کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہوگا۔ پھر جب وہ داخل ہوجائیں گے تو وہ دروازہ بند کردیا جائے گا۔ (بخاری کتاب الصوم)

اہل جنت کے باب ریّان سے داخلہ ان کی روحانی سیری سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یعنی روزہ کی عبادات کے نتیجہ میں روحانی انوار و برکات کا کثرت سے نزول ان پر ہوگا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ رمضان کے مہینہ میں عام معمول سے بھی زیادہ سب سے بڑھ کر سخاوت فرماتے تھے اور جبریل رمضان میں ہر رات آپؐ سے آکر ملاقات کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی۔ نبی اکرمؐ جبریلؑ کو قرآن سناتے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ جبریلؑ تمام قرآن کریم کا آپ کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے۔ (یعنی ایک دوسرے کو قرآن سناتے تھے) ان دنوں رسول کریمؐ بارش لانے والی ہوا سے بھی اپنی نیکیوں اور جود وکرم میں بڑھ جاتے تھے۔ (بخاری کتاب الصوم)

رمضان اور دعا

احکام رمضان کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے قریب ہونے اور ان کی دعائیں قبول کرنے کا ذکر فرمایا ہے بشرطیکہ وہ بھی اس پر کامل ایمان لاکر احکام ربانی پر لبیک کہیں۔ تہجد تو دعاؤں کی قبولیت کا سب سے بہتر وقت ہوتا ہے۔ پھر نمازوں اور نوافل کے علاوہ روزہ کے افطار کا وقت بھی قبولیت کا ہوتا ہے۔ پس روزہ کی افطاری کے وقت بہت بابرکت گھڑی ہوتی ہے حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اسے افطاری کے وقت حاصل ہوتی ہے اور دوسری اس وقت ہوتی ہے جب روزہ کی وجہ سے خدا سے اس کا لقاء ہوگا۔

(بخاری کتاب الصوم)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو (آگ سے) آزاد اور بری فرماتا ہے اور یہ (عمل) روزانہ شام کو ہوتا ہے۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ افطاری کے وقت ایسی ایک ایسی دعا ہے جو رد نہیں کی جاتی۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم)

اس لئے افطاری کے وقت کے بابرکت لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ قبولیت دعا کے اس وقت میں دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیا اچھا ہو کہ انسان روزہ افطار ہونے سے چند منٹ قبل وضو کرکے تخلیہ میں بیٹھ کر اپنے خدا سے اپنی مرادیں مانگے۔ رسول کریم ﷺ سے افطار کے وقت میں ایک یہ عمدہ دعا پڑھنی بھی ثابت ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ (مستدرک حاکم کتاب الصوم)

کہ اے اللہ میں تجھ سے تیری اس رحمت کا واسطہ دے کر جو ہر شے پر حاوی ہے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے میرے گناہ بخش دے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''اسی طرح دعا کے قبول ہونے کے اوقات بھی ہیں۔ لیکن وہ ظاہری سامانوں کی حد بندیوں کے نیچے نہیں ہوتے بلکہ وہ انسانی قلوب کی خاص حالتوں اور کیفیات سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں وہی انسان محسوس کرسکتا ہے جس پر وہ حالت وارد ہو پس رمضان کا مہینہ دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھتا

ہے یہی وہ مہینہ ہے جس میں دعا کرنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قریبٌ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اگر وہ قریب ہونے پر بھی نہ مل سکے تو اور کب مل سکے گا''۔ (تفسیر کبیر جلد 2 ص 409,408)

رمضان اور تہجد

حضرت عائشہؓ سے ایک دفعہ پوچھا گیا کہ آنحضرتؐ رمضان المبارک میں رات کو کیسے عبادت فرماتے تھے۔ فرمایا آنحضرتؐ رمضان اور رمضان کے علاوہ ایام میں گیارہ رکعتوں سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے آپ چار رکعتیں پڑھتے۔ مگر ان رکعتوں کے حسن اور لمبائی کے متعلق نہ پوچھ۔ یعنی میرے پاس الفاظ نہیں کہ آنحضرتؐ کی اس لمبی نماز کی خوبصورتی بیان کروں۔ پھر ایسی ہی لمبی اور خوبصورت چار رکعت اور ادا فرماتے تھے اور پھر تین وتر آخر میں پڑھتے تھے۔ یعنی کل گیارہ رکعات۔ (بخاری کتاب التہجد)

رسول کریمؐ نوافل میں خصوصیت سے قرآن شریف کی تلاوت اور دعاؤں پر زور دیتے تھے۔ آپ نے رمضان میں تین دفعہ باجماعت نوافل ادا کئے پھر چوتھے دن اس لئے تشریف نہیں لائے کہ یہ عبادت امت پر فرض کی طرح نہ ہو جائے۔

(بخاری کتاب الصوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے رمضان کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

میرے خیال میں ماہ رمضان میں ایک تو روزوں کا حکم ہے ۔ دوسرے حسب طاقت دوسرے کو کھانا کھلانے کا ۔ تیسرے تدارس قرآن کا۔ چوتھے قیام رمضان کا یعنی نماز میں معمول سے زیادہ کوشش کرنا۔ صحابہ میں تین طریقے قیام رمضان کے رائج تھے۔ بعض تو بیس رکعتیں باجماعت پڑھتے تھے۔ بعض آٹھ رکعتیں اور بعض صرف تہجد گھر میں پڑھ لیتے۔

اس پر نووارد نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے تو نماز تراویح کا پڑھنا تین چار دن سے زیادہ ثابت نہیں ہوتا اس لئے بعض لوگ اسے بدعت عمریؓ کہتے ہیں حضرت حکیم الامت نے فرمایا:۔ ''خواہ آنحضرتؐ نے صرف ایک دن ہی نماز تراویح پڑھی ہو اول سنت تو ہو گئی۔ دوم نہ کرنے سے سنت تو نہیں ٹوٹتی۔

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص 176 حاشیہ)

آخری عشرہ، اعتکاف اور لیلۃ القدر

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے تھے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے کنارہ کشی کر لیتا ہے اور مسجد میں بیٹھا رہنے کی وجہ سے اپنی جن نیکیوں سے وہ محروم رہتا ہے ان کا اجر بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الصوم)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ (رمضان کے) آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو کمر ہمت کس لیتے اور اپنی رات کو (عبادت میں شب بیداری سے) زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔

(بخاری کتاب الاعتکاف)

آپؐ فجر کی نماز کے بعد (بیسویں رمضان کو) اپنے خیمہ اعتکاف میں تشریف لے جاتے۔

(ابوداؤد کتاب الصوم)

حضرت عائشہؓ کی ہی ایک اور روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں جتنی کوشش ومحنت اور مجاہدہ فرماتے تھے وہ جدوجہد اس کے علاوہ ایام میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔

(ابن ماجہ کتاب الصوم)

اسی طرح آپؓ فرماتی تھیں کہ معتکف کے لئے سنت یہ ہے کہ نہ وہ مریض کی عیادت کرنے جائے، نہ جنازہ میں جا کر شریک ہو نہ بیوی سے تعلقات قائم کرے اور نہ ہی سوائے مجبوری کے کسی اور کام سے باہر نکلے اور اعتکاف روزہ کے ساتھ جامع مسجد میں ہونا چاہئے۔ (ابوداؤد کتاب الصوم)

نیز آپؓ فرماتی تھیں کہ رسول کریم ﷺ سوائے حاجت ضروریہ کے اعتکاف کے ایام میں گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ (بخاری کتاب الاعتکاف)

آخری عشرہ میں آنحضرتؐ اعتکاف بھی فرماتے تھے اور لیلۃ القدر کی تلاش میں راتیں بھی زندہ کرتے تھے۔ رمضان المبارک کے اس آخری عشرہ کی ایک اور برکت آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ رمضان کی آخری رات میں میری امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا اے خدا کے رسولؐ! کیا رمضان کی آخری رات لیلۃ القدر ہوتی ہے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرنے والا جب عمل سے فارغ ہوتا ہے تو اس وقت اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے (اور یہ مغفرت اس کا اجر ہے)۔ (مسند احمد جلد 2 ص 292) نیز فرمایا: ''جس شخص کو لیلۃ القدر میں کامل ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے عبادت کرنے کی توفیق ملے تو اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں''۔ (بخاری کتاب الصوم)

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول اگر مجھے پتہ چل جائے کہ کونسی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ دعا کرو۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ ......

(ترمذی و ابن ماجہ کتاب الصوم)

کہ اے اللہ یقیناً تو تو بہت معاف کرنے والا باعزت ہے تو عفو کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف کر۔ رمضان کے مجاہدہ اور اس بابرکت رات سے محرومی بہت بڑی محرومی ہے۔ ایک رمضان کے موقع پر رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا یہ مہینہ تمہارے پاس آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ جو شخص اس رات سے فائدہ نہ اٹھا سکا وہ تمام خیر سے محروم ہوا اور اس کی خیر و برکت سے سوائے محروم انسان کے کوئی خالی نہیں رہتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں برکات رمضان سے کماحقہٗ فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۞......۞......۞

جماعتی میٹنگز اور اجلاسات کی اہمیت

ا۔حفیظ

حضرت مسیح موعود نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور خلفاء سلسلہ نے انہیں ایک لڑی میں پرو دیا۔

جماعت کی مستقل تعلیم و تربیت کے لئے جماعتی میٹنگز اور اجلاسات بہت اہم ذریعہ ثابت ہو رہے ہیں۔

یہ میٹنگز اور اجلاسات جماعت میں تنظیم کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ جماعت فعال طریقے سے ہر کام کر سکتی ہے۔ مثلاً اگر خواتین کی تربیت کا مسئلہ ہو تو لجنہ اماء اللہ بہترین طور پر اپنا کام کرتی ہے خدام، اطفال، انصار، ناصرات غرض ہر تنظیم اپنے اپنے شعبے میں انفرادی تربیت کے ذریعے اپنا مقصد پورا کرتی ہے۔

آج کل کے دور میں دنیا ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی وجہ سے سمٹ کر رہ گئی ہے۔ اب پہلے وقتوں کی طرح علم حاصل کرنے کے لئے سفر کی صعوبتیں بھی برداشت نہیں کرنی پڑتیں۔ لیکن ان تمام تر سہولیات ہونے کے باوجود آج کا انسان ذہنی انتشار کا شکار دکھائی دیتا ہے۔ قریبی رشتے دار دوست احباب ایک دوسرے سے دور ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ دلوں میں پیار و محبت کی بجائے نفرت کدورت اور بدظنی جنم لے رہی ہے جماعتی اجلاسات اور Meetings اس کو دور کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ جہاں ہر ہفتے یا مخصوص وقفے کے بعد احباب وممبرات اکٹھے ہو کر بیٹھتے ہیں تو محبت بڑھانے کا موقع ملتا ہے اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع بھی ملتا ہے۔

پھر ان اجلاسات کا بہت بڑا مقصد یا یوں کہا جائے کہ سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جائے اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول کریمؐ کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت پر انسان پہنچ جائے کہ موت سے خوف محسوس نہ ہو۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے ملنے کی چاہت دل میں پیدا ہو جائے۔

خدا تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے جب اس کے بندے اس کے ذکر کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ بہت برکتیں اس محفل میں رکھ دیتا ہے اور ان کے ساتھ رحمت کا سلوک کرتا ہے۔ پس اجلاس سے ہمیں خدا کی رحمتیں سمیٹنے کا موقع ملتا ہے اور جو ان میں شریک نہیں ہوتے وہ ان سے محروم رہ جاتے ہیں۔

خبر اجلاس کی ہو گر تو گھر بیٹھا نہیں کرتے
جو یوں ہو جائے تو سمجھو بھلا اپنا نہیں کرتے
خدا کا فضل دینے کو فرشتے گھیر لیتے ہیں
کبھی محفل کو ایسی وہ یونہی چھوڑا نہیں کرتے

پھر ان اجلاسات اور Meetings کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہر مخلص جو دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہتا ہے اس کو بھرپور موقع دیا جاتا ہے۔

خدا تعالیٰ علم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے اور آنحضرتؐ نے بھی علم حاصل کرنے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی۔

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا علم کا حصول ہر مومن مرد اور عورت پر فرض ہے''۔

(ابن ماجہ)

ان اجلاسات سے ہم علم حاصل کرتے ہیں معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور خدا کے فضل سے معرفت ترقی پذیر ہوتی ہے اور حق اور سچائی کی پہچان ہوتی ہے۔

خدمتِ دیں کو اِک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

ان Meetings میں جو افراد جماعت شامل ہوتے ہیں وہ خود بھی خدا تعالیٰ کے دین کی طرف پہلے سے زیادہ راغب ہوتے ہیں پھر وہ دوہرے فائدے اٹھاتے ایک تو اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرتے اور دوسرا خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اور اس کی جنتوں کے وارث کہلانے کے لئے خدا کے دین کی طرف بلاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود قرآن مجید میں خدمت دین اور دعوت الی اللہ کا حکم دیتا ہے۔

''اپنے رب کے رستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے رستہ سے بھٹک چکا ہو سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔'' (سورۃ النمل آیت:126)

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

''اگر کوئی تائید دین کے لئے ایک لفظ بھی نکال کر ہمیں دے دے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولی سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے جو شخص چاہے کہ ہم اس سے پیار کریں اور ہماری دعائیں نیازمندی اور سوز سے اس کے حق میں آسمان پر چھا جائیں وہ ہمیں اس بات کا یقین دلا دے کہ وہ خادم دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص:311)

ان اجلاسات کی وجہ سے اطاعت امام کا جذبہ بھی بڑھ جاتا ہے اور امام وقت کی دعاؤں کے مستحق قرار پاتے ہیں۔ ان میٹنگز اور اجلاسات سے خلیفہ وقت کے بہت سے دیئے گئے احکامات کی تعمیل کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ یہ اطاعت امام ہی ہے کہ ہم جماعتی پروگرامز میں شامل ہوتے ہیں۔

جیسا کہ خدا تعالیٰ قرآن پاک میں اطاعت امام کے متعلق فرماتا ہے۔

''اے ایماندارو اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔''

(نساء آیت:60)

نہ صرف ہم میں اطاعت امام پیدا ہوتی ہے بلکہ ایک محبت کا رشتہ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور ایک خاص جذبہ ان امور کو سرانجام دینے کا ہم میں پیدا ہو جاتا ہے جن کا خلیفہ وقت ہمیں کرنے کا حکم دیتا ہے اور پھر نہ صرف جذبہ محبت پیدا ہوتا ہے بلکہ ان کی دعاؤں کے مستحق بھی قرار پاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود ارشاد فرماتے ہیں۔

''جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص اپنے آپ کو امام سے وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا کہ بکروٹہ کام کر سکتا ہے۔ پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسے اپنی تنظیم کرنی چاہئے۔''

(الفضل 20 نومبر 1946ء خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جنوری 946ء)

پھر ان اجلاسات و دیگر جماعتی تقاریب کی وجہ سے جماعت میں ایک تنظیم قائم ہو چکی ہے۔ آج دنیا بھر میں جلسہ سالانہ منعقد کئے جاتے ہیں اور بہت مؤثر طریقوں پر ہر کام سرانجام پاتا ہے دنیا میں اگر اسی طرح بڑے بڑے اجتماعات ہوں تو بدنظمی کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن دنیا اس بات پر حیران ہے کہ یہ لوگ اتنے بڑے ہجوم کو کس طرح کنٹرول کرتے ہیں تو یہ جماعتی نظام کے منظم ہونے کی وجہ سے ہے۔ جماعت کا ہر فرد منظم اس لئے ہے کہ اس کی چھوٹی سے چھوٹی سطح پر تربیت کی جاتی ہے اور وہ تربیت ان Meetings اور اجلاسات میں دی جاتی ہے۔

آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔

''جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو وہ آگ میں پھینکا گیا۔ پھر فرمایا کہ مومن تو ایک عمارت کی طرح ہیں جس کے بعض حصے بعض کو مضبوط کرتے ہیں۔'' (ترمذی)

پھر جماعتی اجلاسات اور Meetings سے صحبت صالحین میسر آتی ہے اور ایمانی حالت ترقی پذیر ہوتی ہے۔ محبت کا اثر انسان کی زندگی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے اور جب بھی انسان اپنے ماحول اور صحبت صالحین سے باہر نکلتا ہے تو اُچک لیا جاتا ہے۔ پس انسان کی بقاء اسی میں ہے کہ وہ ہمیشہ نیک اور پاک باز لوگوں کے اثر میں رہے۔ ان اجلاسات میں بھی نیک صحبت میسر آتی ہے اور بہت سی نیک باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود شیطانی حملوں سے بچنے کے لئے صحبت صالحین کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''تیسرا پہلو جو قرآن شریف میں ثابت ہے وہ صحبت صالحین ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صادقوں کے ساتھ رہو صادقوں کی صحبت کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ ان کا نور صدق واستقلال دوسروں پر اثر ڈالتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد ہفتم ص 269)

پھر فرماتے ہیں۔

''انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں ایک بد صحبت بھی ہے۔''

(ملفوظات جلد دوم ص 85)

آج کل ڈش اور کیبل پر چینلز کی بھرمار انسان کو ذہنی سکون نہیں پہنچا سکتی۔ جس کی اسے ضرورت ہے۔ دنیا کے ہنگاموں میں مصروف رہنے کے باعث ہمیں اپنی اصلاح کا وقت بہت کم ملتا ہے۔ لیکن اگر مل بھی جائے تو اس سے بھرپور استفادہ نہیں کیا جاتا۔ لہٰذا اجلاس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جو کہ ہفتہ وار کروایا جاتا ہے تا کہ ہمہ وقت کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنے قیمتی وقت کا بہترین استعمال کر سکیں اور جماعت احمدیہ کو دنیا کے کونوں میں پھیلانے کا بندوبست کریں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''بجائے ماضی کے اگر کوئی مستقبل کے ایک سال کو سامنے رکھ لے اور غور کرے کہ اس پر کیا کیا ذمہ داریاں ہیں کس قدر فرائض کا ادا کرنا ابھی باقی ہے۔ پھر کیا ان فرائض کو ادا کرنے کے لئے ابھی کافی وقت موجود ہے۔ تو لازماً وہ عمل کرنے میں سست ہو جائے گا اگر انسان ہمت کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور یہ خیال کرے کہ اس نے کیا کام کرنے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وہ نوجوان بوڑھے اور بچے جن کے اندر سنجیدگی پائی جاتی ہے جو سمجھتے ہیں کہ احمدیت قبول کر کے اپنے آپ پر ایک فرض عائد کر لیتے ہیں اگر اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈھال لیں تو شائد ہمارا یہ سال پہلے سال سے بہتر ہو۔ لیکن اگر وہ اس نکتہ کو نہ سمجھیں یونہی شام آئے اور گزر جائے دن آئے اور گزر جائے نہ دن ان کے اندر حرکت پیدا کرے اور نہ رات ان کے اندر کوئی افسردگی یا بے چینی پیدا کرے تو انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ وہ اپنے اس مقصد سے دور جا رہے ہیں جس کے لئے خدا نے انہیں پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری آنکھوں میں نور پیدا کرے ہمارے دل و دماغ میں روشنی پیدا کرے اور ہمیں صحیح جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔''

(الفضل 3 فروری 1956ء)

جب گزر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

پھر ان جماعتی کاموں میں عورتوں کو بھی مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کا حکم ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

''یہ وقت احمدیت کی خدمت کا وقت ہے۔ اگر اس وقت مرد اور عورت مل کر کام نہیں کریں گے اور .... کے غلبہ کی کوشش نہیں کریں گے تو .... دنیا میں غالب نہیں آسکے گا۔ تم کو چاہئے کہ تم اپنے مقام کو سمجھو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہوئے دین کی جتنی خدمت بھی کر سکو اتنی خدمت کرو۔''

(الفضل ربوہ 20 جون 1950ء)

پھر حضرت مصلح موعود جماعتی Meetings میں شمولیت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے۔ لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں دلچسپی نہیں لیتے دھتکار دیا جائے گا جب انگلستان اور امریکہ جیسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے۔ اس وقت ان لوگوں کی اولادیں کہیں گی کہ ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو لیکن کہنے والا انہیں کہے گا کہ جاؤ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں رد کر دیا اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ اس لئے تمہیں بھی اب اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جا سکتا۔

پس غفلت کو دور کرو اپنے اندر ایک احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے یہ سوچ کر بھی میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے۔''

(رپورٹ مجلس مشاورت 1956ء صفحہ 24)

حضرت مصلح موعود ان لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے جو جماعتی میٹنگز اور اجلاسات کو کچھ اہمیت نہیں دیتے بیان فرماتے ہیں۔

''اگر ہماری کسی غلطی یا گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ یہ مقام ہمیں نصیب نہ کرے اور ہماری ساری اولادیں یا ہماری اولاد کا کچھ حصہ دین کی خدمت کرنے کے لئے تیار نہ ہو اللہ تعالیٰ کا توکل اس کے اندر نہ پایا جاتا ہو خدا کی طرف انابت کا مادہ اس کے اندر موجود نہ ہو تو پھر ہمیں اپنے آپ کو اس امر کے لئے تیار رکھنا چاہئے کہ جس طرح مردہ جسم کو کاٹ کر الگ پھینک دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم اس کو بھی کاٹ کر الگ کر دیں گے اور اس جگہ کو دین کی خدمت کرنے والوں کے لئے ان سے خالی کروالیں۔'' (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 37)

پس ہمیں حضور کی اس تنبیہ کو مدنظر رکھنا چاہئے اور جماعت کی ذمہ داریوں کی نباہنے والے ہوں اور یہ جماعتی پروگرامز میں شمولیت کی وجہ سے ممکن ہو گا۔

جس طرح سے بازار جانے دیگر تقریبات میں شرکت کرنے کے لئے وقت نکال لیا جاتا ہے اس طرح اگر اجلاس میں بھی شامل ہو جائیں تو بہت حد تک ہماری روحانی اصلاح اور تربیت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر انسان کو وقفہ وقفہ سے اخلاق تربیت کی طرف توجہ دلائی جائے تب ہی وہ اپنی بقا اور بہتری کیلئے کچھ کر سکتا ہے۔

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو
میری تو حق میں تمہارے یہ دعا ہے پیارو
سر پہ اللہ کا سایہ رہے ناکام نہ ہو
ظلمت رنج و غم و درد سے محفوظ رہو
مہر انوار درخشندہ رہے شام نہ ہو

☆☆☆

دو خلائی مہمات

17 جولائی کی تاریخ خلا میں پیش آنے والے دو واقعات کی وجہ سے ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان میں سے ایک واقعہ امریکہ اور روس کے دو خلائی جہازوں، اپالو اور سویوز کے ملاپ کا ہے جو 17 جولائی 1975ء کو پیش آیا۔ اور دوسرا واقعہ خلا میں چہل قدمی کرنے والی پہلی خاتون خلا باز سوتیلانا سویٹسکایا (Svetlana Savitskaya) کا ہے۔ جنہیں 17 جولائی 1948ء کو خلا میں بھیجا گیا تھا۔

اپالو، سویوز ملاپ کی تفصیلات کچھ یوں ہیں کہ 15 جولائی 1975ء کو امریکہ نے اپالو نامی اور روس نے سویوز 19 نامی خلائی جہاز، خلا میں روانہ کئے۔ امریکی خلائی جہاز میں تین اور روسی خلائی جہاز میں دو خلا باز سوار تھے۔ دو دن بعد، 17 جولائی 1975ء کو جب یہ دونوں خلائی جہاز بحر اوقیانوس کے اوپر پرتگال سے 625 میل جنوب میں محو پرواز تھے۔ دونوں خلائی جہاز ایک دوسرے کے نزدیک آ گئے۔ اور ایک دوسرے سے جڑ گئے۔ پھر امریکی خلائی جہاز سے کمانڈر ٹامس سٹیفرڈ (Stafford) اور روسی خلائی جہاز سے کمانڈر الیکسی لیونوف باہر نکلے انہوں نے ایک دوسرے سے گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور تحائف تبدیل کئے۔ دونوں خلائی جہاز 43 گھنٹے 47 منٹ تک آپس میں جڑے رہے اور خلائی تجربات کرتے رہے۔

یہ واقعہ اپنی نوعیت کا منفرد ترین واقعہ تھا اور بلاشبہ خلائی مہمات کا ایک اہم سنگ میل تھا۔

17 جولائی اور خلائی مہمات کے حوالے سے دوسرا اہم واقعہ 9 برس بعد 1984ء میں پیش آیا۔ جب روس نے اپنی ایک خاتون کاسمونٹ سوتیلانا سویٹسکایا (Svetlana Savits Kaya) روانہ کیا۔

وہ خلائی جہاز سویوز ٹی 12 (Soyoz- T12) کے ذریعہ خلا میں بھیجی گئیں اور انہوں نے 8 دن بعد 25 جولائی 1984ء کو خلائی جہاز سے باہر نکل کر کچھ دیر چہل قدمی کی اور یوں وہ خلا میں چہل قدمی کرنے والی پہلی خاتون بن گئیں۔ 4 دن بعد 29 جولائی 1984ء کو وہ اپنے سفر سے بخیر وعافیت زمین پر واپس لوٹ آئیں۔

سوتیلانا سویٹسکایا نہ صرف یہ کہ خلا میں چہل قدمی کرنے والی دنیا کی پہلی خاتون تھیں بلکہ وہ پہلی خلا باز تھیں جنہیں ایک سے زیادہ مرتبہ خلا میں بھیجے جانے کا اعزاز حاصل ہوا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

❁ مکرم پروفیسر سید برہان احمد ناصر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے سید حسان قاصد احمد ابن مکرمی سید احمد شاہ صاحب آف ڈیفنس سوسائٹی لاہور متعلم بیکن ہاؤس گارڈن ٹاؤن کیمپس لاہور نے امسال منعقد ہونے والے اولیول کے امتحان میں شرکت کی اور بفضل اللہ تعالیٰ سات مضامین میں A سٹارز، ایک مضمون میں A اور ایک مضمون میں B گریڈ کے ساتھ اپنے سکول میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوف مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب کا نواسہ، مکرمی سید مختار احمد شاہ صاحب مرحوم کا پوتا اور حضرت سید سردار احمد شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے اس کی آئندہ بھی نمایاں کامیابیوں اور صحت و سلامتی والی درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

❁ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم طارق سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور و محترمہ قرۃ العین صاحبہ صدر لجنہ علامہ اقبال ٹاؤن نمبر 2 لاہور کو ایک بیٹے کے بعد مورخہ 8 جولائی 2010ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام ساریہ طارق تجویز ہوا ہے۔ بچی کے دادا کا نام مکرم چوہدری محمد ایوب صاحب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو خادمہ سلسلہ، نیک صالحہ بنائے۔ آمین

ولادت

❁ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منیر احمد سنوری صاحب سیکرٹری مال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور و محترمہ امۃ الحی قمر صاحبہ کے بیٹے مکرم مبشر احمد سنوری صاحب اور ان کی بہو محترمہ عائشہ احمد صاحبہ لندن کو مورخہ 27 جولائی 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام نور احمد سنوری تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرمہ امۃ الحفیظ طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر ملک محمد عبداللہ ریحان صاحب مرحوم دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے مکرم عطاء القدیر ملک صاحب لندن کو محض اپنے فضل سے یکم اگست 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام وجدان ملک رکھا گیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، درازی عمر والا اور سلسلہ کیلئے مفید وجود بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم محمد شفیق صاحب دارالرحمت شرقی راجیکی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بہو مکرمہ ڈاکٹر ساجدہ شاہد صاحبہ نیوروسرجن MD,MRCS برطانیہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر شاہد محمود صاحب (پوسٹ ڈاکٹریٹ ان مائیکرو بیالوجی Senior Research Scientist) سویڈن کو محض اپنے خاص فضل سے 7/اگست 2010ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام فرخ رامین محمود رکھا گیا ہے جو کہ مکرم محمد یوسف صاحب مجوکہ مرحوم آف جرمنی کا نواسہ ہے۔ احباب سے بچے کے باعمر، خادم سلسلہ، خلافت احمدیہ کا مطیع اور ہر لحاظ سے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

❁ مکرم چوہدری مختار احمد صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو بیٹوں مکرم افتخار الدین بابر صاحب دارالفتوح غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان مکرمہ اشاریہ رحمٰن صاحبہ بنت مکرم عبدالرحمٰن انور صاحب محافظ ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر اور مکرم ذیشان ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ ساکن دارالفتوح غربی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ انیلہ ناصر صاحبہ بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب احمد نگر مبلغ ستر ہزار روپے حق مہر پر محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے 17 جولائی 2010ء کو مغل بینکوئیٹ ہال فیکٹری ایریا ربوہ میں کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ دونوں نکاح جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور دینی و دنیاوی دائمی حسنات سے نوازے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم محمد مقبول صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 7/اگست 2010ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور نے تہمینہ مقبول نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم منظور احمد سید صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد ناصر احمد صاحب آف راولپنڈی کی نواسی ہے اور حضرت میاں علی محمد صاحب آف کھانوالی سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے نیک خادم دین اور نیک قسمت بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم شیخ محمد وسیم حیات صاحب مانچسٹر یو۔کے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم کلیم وسیم حیات صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ساڑھے چار سال کے بعد 16 جولائی 2010ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام عبداللہ وسیم تجویز ہوا ہے۔ نومولود حضرت منشی عطا محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے اور مکرم سید نوید احمد بخاری صاحب آف سمن آباد لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ نومولود کو اللہ تعالیٰ نیک، خادم دین، والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور خاندان کے لئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین

نمایاں اعزاز

(ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

❁ ماہ جولائی 2010ء میں آل پاکستان انٹر سکولز انڈر (14) تیراکی کے مقابلہ جات منعقدہ لاہور میں ''ناصر ہائیر سیکنڈری سکول'' کی طرف سے دو کھلاڑیوں نے حصہ لیا اور گولڈ میڈل جیت کر آئے اور بہترین تیراک بھی ''ناصر ہائیر سیکنڈری سکول'' کا کھلاڑی عزیزم یحییٰ بلال تین گولڈ میڈل جیت کر قرار پایا۔

جس نے آئی۔ایم 200 میٹر (فری سٹائل، بٹر، بریسٹ، بیک) میں اول، فری سٹائل 100 میٹر میں اول اور بیک سٹروک 100 میٹر میں اول نیز عزیزم سلمان سلیم نے فری سٹائل 50 میٹر میں چہارم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے لئے یہ اعزاز مبارک کرے اور مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم انور ندیم علوی صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم سیٹھ محمد نواز صاحب جٹ سرا آف دوڑ کو چند روز قبل شدید نوعیت کا ہارٹ اٹیک ہوا۔ آپ اپنے گھر کے قریب ہی بازار میں گر گئے۔ فوری طور پر مقامی ڈاکٹر سے رابطہ کیا گیا اور مشورے کے بعد انہیں نواب شاہ ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ علاج کے بعد حالت قدرے بہتر ہونے پر آپ واپس گھر آ گئے ہیں۔ علاج جاری ہے مگر کمزوری بہت زیادہ ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری عزیزہ علیشہ منہاس عمر ایک سال دختر مکرم طارق منہاس صاحب کے ہاتھوں پر گرم گرم چائے کا پانی گر گیا ہے۔ سخت تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ایک طویل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ محترمہ ادیبہ نذیر صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب مانچسٹر یو۔کے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم وسیم احمدی صاحب آفیسر پولیس مانچسٹر یو۔کے ہسپتال میں داخل ہیں اور شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم مرزا نسیم احمد برلاس صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور جو کہ سانحہ دارالذکر لاہور میں گولی لگنے سے زخمی ہوئے تھے ان کے پیٹ کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم ناصر احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھتیجی مکرمہ امۃ الحفیظ لبنیٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدوس صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ کو سر درد اور بخار رہتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

جنوبی پنجاب میں دوبارہ تباہی 70 سے زائد دیہات زیر آب

سیلاب نے پنجاب میں ایک بار پھر تباہی پھیلانی شروع کر دی ہے دریائے سندھ کا دوسرا سیلابی ریلا شہر سلطان اور روہیلانوالی میں داخل ہو گیا جس سے 70 سے زائد دیہات زیر آب آ گئے۔ مظفر گڑھ کے متاثرہ علاقوں کا زمینی رابطہ منقطع، امدادی ٹرک پھنس گئے، قادرہ کینال میں شگاف سے شکار پور اور قاسم پور ڈوب گئے۔ جھل مگسی میں فلڈ وارننگ، سندھ کے ضلع دادو میں سیلابی پانی داخل، گڑھی خیرو واستہ روڈ زیر آب، تعلیمی ادارے بند او رجیکب آباد، حیدر آباد، نواب شاہ، خیر پور گھوٹکی اور لاڑکانہ کو خطرہ برقرار ہے۔

ریلیف کیمپوں میں بیماریاں زور پکڑ گئیں، 24 افراد جاں بحق

ملک بھر میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں اور ریلیف کیمپوں میں صاف پانی کی کمی اور طبی سہولتوں کے فقدان کے باعث بیماریاں شدت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ گیسٹرو ہیضہ اور اسہال میں مبتلا مزید 24 افراد دم توڑ گئے۔ جن میں اکثریت بچوں کی ہے اور سینکڑوں افراد زیر علاج ہیں۔ کراچی کے ہسپتالوں میں ایمر جنسی نافذ کر دی گئی۔

ریلوے، گریڈ 17 میں براہ راست کنٹریکٹ پر بھرتی شروع

پاکستان میں ریلویز نے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مختلف شعبہ جات میکینکل، الیکٹرک اور دیگر شعبہ جات میں پبلک سروس کمیشن کے امتحانات کے بغیر گریڈ 17 میں براہ راست کنٹریکٹ پر بھرتی شروع کر دی ہے یہ بھرتی سیاسی بنیادوں پر کی جا رہی ہے۔ حالانکہ قوانین کے مطابق گریڈ 17 میں بھرتی کیلئے مقابلے کے امتحانات پاس کرنا ضروری ہے۔ اس بارے میں جنرل مینیجر آپریشنز اشفاق خٹک کا کہنا ہے کہ ریلوے میں اگر ٹیکنیکل سٹاف کی کمی ہو تو اس صورت میں ایمرجنسی بنیادوں پر کنٹریکٹ پر بھرتی کی جا سکتی ہے۔

☆ الصادق اکیڈمی تعطیلات کے بعد مورخہ 14 ستمبر کو کھلے گی۔ ☆ نرسری تا کلاس 8th تک کے نئے داخلوں کیلئے مین آفس 22/اگست سے صبح 8 تا 11 بجے تک کھلا کرے گا۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ

فون نمبر: 6211637/6214434

(بقیہ از صفحہ 1)

مرحوم کا تعلق حضرت محمود عالم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے تھا۔ محترم مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری خسر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور ڈاکٹر صاحب موصوف کے داداجان مکرم مخدوم الحسن صاحب آپس میں کزن تھے۔ مزید یہ کہ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے مکرم ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب آف حیدر آباد مکرم ڈاکٹر صاحب شہید کے رشتہ میں چچا تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ ملنسار اور ہنس مکھ طبیعت تھی، بہت ہی رحم دل، نڈر، بہادر جرأتمند انسان تھے۔ نظام خلافت سے والہانہ عشق اور نظام جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تھا، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے، چندہ جات کی ادائیگی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ اپنے دائرہ کار میں خوب دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ بیوی بچوں اور بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتے اور اپنے بوڑھے والدین کے اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے، ان کی ہر طرح سے خدمت کرنے والے تھے۔ شہید مرحوم کو اپنے حلقہ میں بطور زعیم مجلس خدام الاحمدیہ خدمات سلسلہ بجالانے کا بھی موقع ملا۔

کراچی میں مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 17/اگست کو نماز عصر کے بعد مکرم محمد نسیم تبسم صاحب مربی ضلع کراچی نے بیت العزیز عزیز آباد میں پڑھائی جس میں کراچی اور دوسری جگہوں سے آئے ہوئے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ مرحوم خداتعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ مرحوم کے لواحقین میت کو لے کر 18/اگست کو صبح 8 بجے کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر صبح 9 بجکر 45 منٹ پر لاہور پہنچے جہاں سے بذریعہ ایمبولینس ڈیڑھ بجے دوپہر ربوہ آمد ہوئی۔ ڈیوٹی پر مامور مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے خدام نے ٹول پلازہ پر قافلے کا استقبال کیا اور پورے اعزاز کے ساتھ دارالضیافت ربوہ تک پہنچایا۔ موقع پر موجود احباب جماعت نے راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے اپنے اس بھائی کا آخری دیدار کیا۔

ربوہ میں مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 18/اگست کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی جس میں ربوہ اور دیگر علاقوں سے ایک بڑی تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ موسم کی خرابی کے باعث میت کو بذریعہ ایمبولینس قبرستان عام میں لے جایا گیا۔ اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے سیکیورٹی کے مکمل انتظامات تھے۔

قبرستان عام میں مرحوم کی امانتاً تدفین کی گئی ہے۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ تدفین کے موقع پر احباب جماعت کثیر تعداد میں موجود تھے اور اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اپنے مقربین اور پیاروں میں جگہ عطا فرمائے اور مرحوم کے جملہ لواحقین کو صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرتے ہوئے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم سردار عبدالسمیع صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و رحم کے ساتھ میرے بیٹے مکرم سردار محمود الغنی صاحب اور بہو مکرمہ قدسیہ محمود سردار صاحبہ کو 6/اگست 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام احمد محمود سردار تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزم تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ملک محمد یوسف سلیم صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کا نواسہ اور حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم

ربوہ میں سحر و افطار 20۔اگست

انتہائے سحر	4:08
طلوع آفتاب	5:34
زوال آفتاب	12:12
وقت افطار	6:50

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

کاٹن ولان کی ہر قسم کی ورائٹی پر زبردست
سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ 047-6214300

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

عتیق کنسٹرکشن کمپنی لاہور
گھر، مکان، کوٹھیاں، پلازہ وغیرہ بنوانے کیلئے ہماری کمپنی سے رابطہ کریں
محمد عتیق چوہدری: 0301-4438835
محمد رفیق: 0301-5182290

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

FD-10

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں
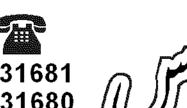
احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنز
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231681
7231680
7223204
طالب دعا: انعام اللہ
1 - لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور